REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم شنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۵ شہادت ۱۳۴۰ ہش | ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۶۱ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ
کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین

مخالفانہ پراپیگنڈا کی ناروا مہم کے خلاف روس سے پاکستان کا شدید احتجاج

ماسکو ریڈیو اور "پراودا" کی طرف سے افغانستان کے ناجائز مطالبات کی حمایت پر پاکستان کا اظہار افسوس

کراچی ۱۴ اپریل۔ انہی دنوں ماسکو ریڈیو اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سرکاری ترجمان "پراودا" نے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کی جو مہم جاری کر رکھی، پاکستان نے اس کے خلاف روس سے سخت احتجاج کیا ہے۔ ماسکو ریڈیو اور "پراودا" نے پاکستان کے خلاف افغانستان کے ناجائز دعووں کی حمایت کی تھی۔ افغانستان کے ان دعاوی کا مقصد پاکستان کی علاقائی سالمیت کو چیلنج کرتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فارن سیکرٹری مسٹر اکرام اللہ نے روسی سفیر ڈاکٹر کپیتا کو پچھلے دنوں فارن آفس میں طلب کیا۔ اور ان سے ماسکو ریڈیو اور "پراودا" کی پاکستان دشمنی پر احتجاج کیا۔ مسٹر اکرام اللہ نے ڈاکٹر کپیتا کو بتایا کہ پاکستان کے خلاف روس کے ریڈیو اور اخبارات کے پروپیگنڈا سے پاکستانی عوام کو سخت تکلیف پہونچی ہے۔ اس ملاقات کے وقت وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل بھی موجود تھے۔

آج ماسکو میں خلائی انسان کا زبردست استقبال کیا جا رہا ہے

دنیا بھر سے روسی سائنسدانوں اور انجنیئروں کی کامیابی پر مبارکباد کے پیغامات

ماسکو ۱۴ اپریل۔ ریڈیو ماسکو ۔ میجر گاگرین کامیاب خلائی پرواز کے بعد آج ماسکو پہونچ رہے ہیں۔ ان کے استقبال کے لئے یہاں زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف گاگرین کا خیر مقدم کرنے کے لئے بحیرہ اسود کا اپنا تفریحی دورہ منسوخ کر کے آج ماسکو پہونچ رہے ہیں۔ مسٹر گاگرین کا یہاں ایک ہیرو جیسا استقبال کیا جائے گا۔

دریں اثنا روس کی کامیابی پر دنیا کے مختلف ممالک کی طرف سے مبارکباد کے پیغام موصول ہو رہے ہیں۔ فرانس کے صدر چارلس ڈیگال نے روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کو خلا میں کامیاب روسی پرواز پر پیغام مبارکباد بھیجا ہے۔ صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ اس سلسلہ میں روس کی کامیابی یورپ اور ساری انسانیت کے لئے قابل فخر ہے۔ برطانوی اخبارات نے لکھا ہے کہ اس کامیاب خلائی پرواز کے بعد بنی نوع انسان کے زاویہ نگاہ میں وسعت آگئی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ ایک لحاظ سے محدود ہو گیا ہے۔

جاپان سے فضائی معاہدہ کی بات چیت

کراچی ۱۴ اپریل۔ پاکستان اور جاپان میں فضائی معاہدہ کے لئے کل دونوں ملکوں کے وفدوں میں بات چیت شروع ہو گئی۔ یہ بات چیت چند دن اور جاری رہے گی۔ اور کامیابی کی صورت میں پاکستان اور جاپان کے درمیان فضائی سروس شروع ہو جائے گی۔

جاپان کا اقتصادی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۴ اپریل۔ جاپان کے چھ ارکان پر مشتمل اقتصادی وفد نے کل صبح یہاں پاکستان کی صنعتی کارپوریشن کے صدر میجر جنرل حاجی افتخار احمد سے ملاقات کی۔ وہ پرسوں رات یہاں پہونچا تھا۔ جاپانی وفد نے مسٹر کے نیوا کی زیر قیادت کارپوریشن کے صدر سے صنعتی پروگراموں اور بعض منصوبوں میں جاپان کی شمولیت کے امکانات پر بات چیت کی۔

خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اس امر کی آئینہ دار ہے کہ اسلام بالآخر مغرب میں غالب آکر رہے گا

انگلستان اور یورپ کے تبلیغی حالات پر مکرم مولود احمد خان صاحب اور مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل کی ایمان افروز تقاریر

ربوہ ۔ ۱۳ / اپریل بروز چہار شنبہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مبلغ انگلستان و امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خان صاحب اور مبلغ ہالینڈ مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل نے وہاں تبلیغ اسلام کے ضمن میں جماعت احمدیہ کی مساعی اور ان کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے خدائی تائید و نصرت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اور اس طرح واضح کیا کہ مادہ پرستی اور دنیوی خواہشات ولذات کے انتہائی تاریک ماحول میں اعلائے کلمہ اسلام کے خاطر خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنی خاص تائید و نصرت کا ظہور اس امر کا آئینہ دار ہے کہ آج روحانی لحاظ سے مغرب جس تاریکی میں لپٹا ہوا ہے وہ بالآخر ضرور چھٹے گی اور پھر اسلام کا سورج اس شان سے طلوع ہو گا کہ وہاں کا گوشہ گوشہ منور ہوئے بغیر نہ رہے گا۔

استقبالی ایڈریس

انگلستان اور ہالینڈ کے ہر دو مبلغین اسلام مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک جلسے میں اپنے اپنے ملک کے تبلیغی حالات پر حاضرین سے خطاب فرما رہے تھے۔ جلسے کا آغاز محترم حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال تحریک جدید کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم نذیر احمد صاحب اکھوالوی نے کی۔ بعد ازاں مکرم بشارت اللہ صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم جمیل الرحمن صاحب رفیق ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے مبلغین کرام کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے مرکز سلسلہ میں ان کی کامیاب مراجعت پر مجلس کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ انہوں نے ایڈریس میں ان مبلغین کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا مکرم مولود احمد خاں صاحب نے سات سال کے طویل عرصہ میں جس جذبہ محنت اور جانفشانی اور انہماک کے ساتھ خدمت دین اور اشاعت اسلام کا فریضہ ادا کیا ہے۔ اس کی وجہ سے ہمارے دل خوشی، تشکر اور امتنان کے جذبات سے لبریز ہیں۔ اسی طرح مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل کی مجاہدانہ کوششیں بھی ہم سے مخفی نہیں۔ وقتاً فوقتاً آپ کی مساعی کی رپورٹیں بھی الفضل کے صفحات میں ہمارے سامنے آتی رہی ہیں۔ آپ نے ۱۲ برس تک ہالینڈ کی سرزمین میں اعلائے کلمۂ اسلام کی

(باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد ... نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت ... سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ اپریل ۶۱ء

صرف ایمان سے ہی اطمینانِ قلب حاصل ہو سکتا ہے

اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہر زمانہ کی طرح آج بھی دنیا کے امراض کا واحد علاج اللہ تعالےٰ کے دین میں ہے۔ اللہ تعالےٰ کے دین سے مطلب اسلام ہے۔ یہ امر دلائل سے پایۂ ثبوت کو پہنچایا جاسکتا ہے کہ دین کی آخری اور مکمل صورت اسلام ہی ہے۔ یہ اسلام کا نرا دعوےٰ نہیں ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمد سا نہ پایا ہم نے

الغرض اسلام ایک کامل و مکمل و اکمل دین ہے اس لئے اس میں دنیا کی تمام امراض کا علاج ہے یہ ایک ایسا ہمہ گیر نسخہ ہے کہ جس سے انسانی زندگی کے تمام روگ دور کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسی روشنی ہے جو ہر قسم کے اندھیرے مٹا دیتی ہے۔ یہ دنیا میں زندگی بسر کرنے کا مکمل لائحہ ہے یہ امر بھی صحیح ہے کہ اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے فرستادگان جو دین لاتے رہے ہیں وہ اس زمانہ کے حالات کے مطابق مکمل ہدایت پر مشتمل تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی ہمہ وجوہ ترقی بتدریج ہوئی ہے اس لئے انسان کی ترقی کے مدارج ہیں اور ہر درجہ کے لئے اللہ تعالےٰ کی ہدایت مخصوص چلی آئی ہے اس درجہ سے گذرنے کے بعد کورس بدلتا رہتا ہے۔ پہلے درجہ کے بعد دوسرا درجہ اور دوسرے درجہ کے بعد تیسرا اور پھر چوتھا۔ پانچواں چھٹا پھر میٹریکولیشن اور اس کے بعد کالج کے مدارج شروع ہوتے ہیں۔ اور آخر میں ڈاکٹریٹ کا مقام آتا ہے۔

اسی طرح مدارج کے مطابق اللہ تعالےٰ کی ہدایت انسانوں کو ملتی رہی ہے۔ ہر درجہ کا کورس اپنی ذات میں اس درجہ کے لحاظ سے مکمل ہوتا رہا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلے درجہ میں جو کچھ پڑھایا جاتا ہے اس کو فراموش کر کے اگلے درجہ کی تعلیم دی جاتی ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے درجہ کی تعلیم میں اضافہ ہوتا ہے اور پہلے درجہ کی تعلیم اگلے درجہ کے لئے بنیاد کا کام دیتی ہے یہ ایک تدریجی سلسلہ ہے جو ایک مقام پر پہنچ کر مکمل ہدایت کی صورت اختیار کر لیتا ہے جب پوری عمارت تیار ہو جاتی ہے بعینہ اسلام دین کی مکمل عمارت ہے دوسرے لفظوں میں یہ ڈاکٹریٹ کا کورس ہے۔ جو تعلیم کا آخری درجہ ہے۔

یہ تو اللہ تعالےٰ کی فرستادہ ہدایت کے متعلق ہے۔ اب انسان کے ارتقاء کو پیش نظر لائیے۔ اللہ تعالےٰ ہر زمانے میں روشنی کا منار کھڑا کرتا رہا ہے اور بحیثیت مجموعی انسانی زندگی کو منور کرتا رہا ہے تاہم ہر فرد اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے مستفید ہوتا رہا ہے اللہ تعالےٰ نے انسان کی فطرت کو اس طرح بنایا ہے کہ وہ سعی و کوشش سے ہی ترقی کی منازل طے کرتا ہے اگرچہ بدی اور نیکی کی استعداد اس میں ازل سے ودیعت کر دی گئی ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے یہ اس پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ اس سے کیا کام لیتا ہے

اس طرح اللہ تعالےٰ نے نفسِ انسانی کے تین مدارج بیان فرمائے ہیں اول نفس امارہ یہ وہ درجہ ہے جب انسان حیوانی جذبات کا غلام ہوتا ہے۔ اس کو بھوک لگتی ہے۔ تو وہ کھانے کی اشیاء کی طرف بلا سوچے سمجھے کہ یہ اسکے لئے رزق حلال ہے یا نہیں کھانے پر آمادہ ہو جاتا ہے اگر اسکو پیاس لگتی ہے تو وہ بغیر غور کئے کہ پانی کیسا ہے۔ بدبودار ہے یا زہریلا ہے وہ اپنی پیاس بجھانے پر تل جاتا ہے۔ اس درجہ میں انسان حیوانوں کی طرح عمل کرتا ہے جس طرح ایک بچہ آگ میں ہاتھ ڈال دیتا ہے انسان بھی بحیثیت نوع شروع شروع میں بچہ کی طرح بلا امتیاز ہر کام کرتا ہے اور آگ میں بھی ہاتھ ڈال دیتا ہے۔ آخر تجربہ سے اسکو معلوم ہوتا ہے کہ آگ میں ہاتھ ڈالنے سے ہاتھ جل جاتا ہے اور وہ دوسری دفعہ ایسا نہیں کرتا اسطرح وہ تجربات سے سبق سیکھتا چلا جاتا ہے۔

اس طرح انسان کا نفس ارتقاء کی دوسری منزل میں داخل ہوتا ہے اور اس میں نفس لوامہ کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں وہ کوئی حرکت کرنے سے پہلے اس کے عواقب اور نتائج سے متاثر ہوتا ہے اور جتنا جتنا اسکو تجربہ ہوتا ہے اتنا اتنا وہ مضرات سے بچ بچ کر چلتا ہے۔ لیکن دنیا اتنی وسیع ہے کہ انسان کے مشاہدات اور تجربات اس کے سامنے اس طرح بھی نہیں ہیں جس طرح ایک قطرہ بحرالکاہل کے سامنے حیثیت رکھتا ہے آج کا انسان اپنی ترقیوں پر بڑا نازاں ہے وہ زمین سے اڑ کر آسمانوں میں گھومنے کی کوشش کر رہا ہے۔ بے شک یہ بڑی بات ہے لیکن کائنات کے حقائق کے مقابلہ میں یہ ترقی پرکاہ کے برابر بھی نہیں ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا انسان اپنی موجودہ ترقیوں سے جو اسکے مشاہدات اور تجربات کا نچوڑ ہے مطمئن ہے۔ کیا وہ یہ یقین سے کہہ سکتا ہے کہ اس نے کامیابی کی وہ حالت پالی ہے جو اس کی کنہ حیات کو مکمل طور پر تسکین دیتی ہے۔ کیا اس مقام پر پہنچ سکا ہے جہاں سے آگے کوئی راستہ نہیں نکلتا دوسرے لفظوں میں کیا وہ اپنی زندگی کی انتہا کو پا چکا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہے وہ ابھی تک ویسا ہی تشنہ لب ہے جیسا کہ ابتدائی انسان تھا۔ اسکے تجسس کا خاتمہ تو کیا حقیقت یہ ہے ابھی صحیح معنوں میں ابتدا بھی نہیں ہوئی۔ وہ ابھی تک چاند تو کیا اپنی زمین کو بھی پوری طرح نہیں سمجھ سکا۔ اپنی زمین کو تو کیا اپنے وجود کا بھی اس کو پورا تو کیا ایک ذرے کے برابر علم نہیں ہو سکا۔ حالانکہ انسان کا تجربہ ایک بہت بڑا ذخیرہ بن گیا ہے۔

جب سے انسان وجود میں آیا ہے وہ مشاہدہ اور تجربہ کرتا رہا ہے۔ آج ہم ایک لحاظ سے پہلے انسان سے بہت آگے نکل چکے ہیں۔ صدیوں نہیں ہزاروں سال نہیں کروڑوں سالوں کے تجربات اور مشاہدات کا ماحصل یہ ہے کہ ہم کائنات کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ یہ تو الگ مسئلہ ہے اصل سوال جو ہمارے پیش نظر ہے وہ یہی ہے کہ اس تمام گہما گہمی کے باوجود اس تمام علمی ذخیرہ اور سائنسی ترقی کے باوجود جو ہم آج دیکھتے ہیں کیا انسان اپنی زندگی سے مطمئن ہے۔

بے شک نفس لوامہ کی مدد سے ہم نے بہت کچھ حاصل کیا ہے مگر کیا ہم نے اس مقصد کو پا لیا ہے جس کی تڑپ ہمارے وجود میں پائی جاتی ہے۔ کیا اس سب کچھ کرنے کے باوجود ہم نے اس دائرہ میں ایک قدم بھی رکھا ہے جس کو نفس مطمئنہ کا دائرہ کہنا چاہیئے۔ وہ مقام جہاں پہنچ کر اپنے آپ سے کہہ سکے۔ اے میرے نفس اب تو مطمئن ہے اب تجھ کو کوئی خوف نہیں رہا۔ اور نہ اب تجھ کو کوئی فکر کرنے کی ضرورت ہے کیا کوئی فلسفی سے فلسفی۔ سائنسدان سے سائنسدان۔ سیاسی سے سیاسی۔ ماہر اقتصادیات سے ماہر اقتصادیات اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتا ہے کہ اب کوئی ایسی خواہش میرے دل میں

(باقی ص۸ پر)

وصیّت کر!

نوٹ:۔ یہ نظم ہفتہ وصیت کے سلسلے میں لکھی گئی تھی۔

سن اے حق آشنا! تو اہل ایماں ہے وصیّت کر
کہ یہ ارشادِ باری حکمِ قرآں ہے وصیّت کر!
تجھے حاصل اگر کچھ علم و عرفاں ہے وصیّت کر!

وصیّت کر۔ کہ تکمیلِ عروجِ بزمِ انساں ہو
خدا کا فضل ہر حالت میں خود تیرا نگہباں ہو!
اگر سوچے تو اس کا فضل ارزاں ہے وصیّت کر!

وصیّت کیا ہے معراجِ حصولِ فضلِ ربّانی
بنائے فخرِ ایمانی۔ کمالِ نوعِ انسانی!
یہی آرام و تسکینِ دل و جاں ہے وصیّت کر!

نہ کر تکیہ یہاں کی زندگی پر یہ ہے نادانی
یہاں کی زندگی دھوکا۔ یہاں کی زندگی فانی!
یہاں ہر گل میں اک شعلہ فروزاں ہے وصیّت کر!

ہزاروں ہیں جو اس منزل میں ہمت ہار بیٹھے ہیں
"بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں"
اگر زادِ سفر کا تجھکو ارماں ہے وصیّت کر!

یہ چند اشعار اختر۔ میری جانب سے ہیں نذرانہ
"ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ"
وصیّت پر دل و جاں اپنے قرباں ہے وصیّت کر!

عبدالسلام اختر ایم اے

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

دُنیا کی موجودہ بے چینی کا اِسلام کیا علاج پیش کرتا ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پُر معارف تقریر

فرمودہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام نئی دہلی

۹ اکتوبر ۱۹۴۶ء بروز بدھ شام کو ساڑھے پانچ بجے کوٹھی نمبر ۸ یارک روڈ نئی دہلی کے وسیع صحن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک پبلک تقریر ہوئی۔ جس میں کئی سو غیر احمدی اور غیر مسلم معززین تشریف لائے۔ اور انہوں نے نہایت توجہ اور سکون کے ساتھ حضور کی تقریر کو سنا۔ اس تقریر کا موضوع یہ تھا کہ ”دنیا کی موجودہ بے چینی کا اسلام کیا علاج پیش کرتا ہے۔“ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ اب صیغہ زود نویسی اس تقریر کو اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
مجھ سے خواہش کی گئی ہے کہ میں اس طریق کار پر کچھ روشنی ڈالوں جو اسلام نے موجودہ بے چینی بے اطمینانی اور بد امنی کو دور کرنے کے لئے دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔

دنیا کی بے چینی

اور بد امنی اتنی اہم اور اتنی وسیع ہے کہ شائد اس دنیا کے پردہ پر اتنی وسیع بے امنی اور بے چینی کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ اور اس کے اس قدر مختلف اسباب پائے جاتے ہیں کہ ان کے متعلق طائرانہ نظر ڈالنا بھی کوئی آسان کام نہیں۔ کجا یہ کہ اس کی حقیقت کو بیان کیا جائے۔ اور اسلام کی تعلیم کو کھول کر بیان کیا جائے اور پھر ایسے جلسے میں بیان کیا جائے۔ جو اس وقت ساڑھے پانچ بجے شروع ہو رہا ہے۔ آجکل چھ بجکر ۲۰ منٹ پر سورج غروب ہوتا ہے۔ اور مغرب کا وقت زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ اور ۱۵ منٹ ہوتا ہے۔ اگر مغرب کے وقت میں سے بھی کچھ وقت لے لیا جائے۔ تو وہ ۱۵۔ ۲۰ منٹ ہو سکتا ہے۔ اس تھوڑے سے وقت میں اتنے وسیع مضمون کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر میں ساڑھے چھ بجے تک بھی تقریر کروں۔ تو مشکل سے ایک گھنٹہ وقت مل سکے گا۔ بہرحال میں کوشش کروں گا۔ کہ بعض حصوں پر اختصار سے روشنی ڈالوں۔ میں سب سے پہلے اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں اور اس بات کی طرف آپ کی توجہ منعطف کرانا چاہتا ہوں کہ دنیا کے یہ فسادات کسی نئی چیز اور نئے سبب کی وجہ سے پیدا نہیں ہوتے۔ بلکہ

فسادات کی وجوہ

وہی ہیں۔ جو آدم سے لیکر اب تک پیدا ہوتی چلی آئی ہیں۔ بعض چیزیں ایسی ہیں جو اپنا منبع بیرونی دنیا میں رکھتی ہیں۔ اور جو چیزیں اپنا منبع بیرونی دنیا میں رکھتی ہیں۔ وہ بدلتی رہتی ہیں۔ جیسے پہلے وقتوں کے لوگ اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ اور اب ریلیں۔ کاریں اور ہوائی جہاز نکل آئے ہیں۔ لیکن جہاں تک لڑائی جھگڑے اور فساد کا تعلق ہے وہ انسانی دماغ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور انسانی دماغ شروع سے لے کر اب تک ایک ہی رنگ میں چلے آتے ہیں۔ جب انسان کو غصہ آتا ہے۔ تو اس کے دماغ میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اس کا دوران خون تیز ہو جاتا ہے اور چہرہ پر بھی اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں جو کیفیت غصہ کے وقت انسانی دماغ کی پہلے زمانہ میں ہوتی تھی۔ وہی اب بھی ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ میں اگر کسی کو غصہ آتا تھا۔ تو وہ دوسرے کے گلے پر مکّہ مار لیتا تھا۔ پھر اور ترقی ہوئی تو لوگوں نے سونٹے کا استعمال شروع کیا۔ پھر اور ترقی ہوئی تو لوگوں نے تیر کمان کا استعمال شروع کیا۔ پھر اور ترقی ہوئی تو بندوق کا استعمال شروع ہوا۔ اور اب اس سے بڑھ کر لوگوں نے غصہ کو فرو کرنے کے لئے بم اور ایٹم بم کا استعمال شروع کر دیا مگر

غصے کے اسباب

وہی ہیں جو پہلے تھے۔ اور جو کیفیت غصے سے انسانی قلب اور دماغ کی آج سے دس ہزار سال پہلے پیدا ہوتی تھی۔ وہی آج پیدا ہوتی ہے۔ کوئی نیا سبب پیدا نہیں ہوا۔ کوئی شخص دنیا کی عمر لاکھوں سال کی بتاتا ہے۔ کوئی ہزاروں سال کی بتاتا ہے بہرحال غصہ کو ظاہر کرنے کے لئے جو ہیجان انسانی دماغ میں ابتدائی زمانہ میں پیدا ہوتا تھا۔ وہی اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ صرف اس ہیجان کو ظاہر کرنے کے لئے کسی وقت کوئی تدابیر اختیار کر لی گئی۔ اور کسی وقت کوئی تدبیر اختیار کر لی گئی۔ پس اس دنیا میں جو

بدامنی اور فسادات

پیدا ہو رہے ہیں۔ ان کے لئے کسی نئی تدبیر کی ضرورت نہیں بلکہ ہمیں انسانی دماغ پر غور کرنا چاہیئے کہ انسانی دماغ کیوں کسی کے خلاف بھڑک اٹھتا ہے۔ اور اس میں کیوں حدّت اور تیزی اور جوش پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم ان وجوہ پر غور کریں۔ تو ہم یقیناً

بدامنی کا علاج

دریافت کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ محض اس لئے کہ چونکہ یہ حالات ۱۹۴۶ء میں پیدا ہوئے۔ اس لئے ہمیں کسی نئی تجویز پر غور کرنا چاہیئے۔ بے وقوفی کی بات ہے۔ اس مرض کا علاج جیسے آدم کے زمانہ میں تھا۔ ویسا ہی آج ہے۔ آج بھی انسانی دماغ ویسا ہی ہے۔ انسانی دماغ میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ لیکن بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو سیدھی سادی اور فطری تجویزوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہم کوئی نیا علاج نکالیں

ان لوگوں کی مثال

لال بجھکڑ کی سی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کسی کی بہو نئی آئی تھی۔ اسے جب ہمسائیوں کے گھر سے مٹھائی آئی تو اس نے شرم کے مارے ستون کے پیچھے ہو کر اور ستون کے دونوں طرف بازو پھیلا کر مٹھائی لے لی مٹھائی تو دونوں ہاتھوں میں لے لی۔ لیکن دونوں بازوؤں کے درمیان ستون آ گیا۔ اب اگر وہ ہاتھ نکالے۔ تو مٹھائی گر جاتی تھی۔ اور وہ مٹھائی بھی نہیں گرانا چاہتی تھی۔ وہ اسی حالت میں تھی کہ ساس سسر جو کہیں باہر گئے ہوئے تھے، وہ آ گئے۔ انہوں نے بہو کو اس حالت میں دیکھا تو

بہت پریشان ہوئے

کہ اب کیا کیا جائے۔ ان کو کسی نے کہا کہ تم لال بجھکڑ سے جا کر اس کا حل پوچھو۔ وہ لال بجھکڑ کے پاس گئے۔ تو اس نے آکر دیکھا اور دیکھ کر کہا پہلے مکان کی چھت اتار دو۔ پھر ستون کی اینٹیں نکال لو۔ اس طرح لڑکی کے بازو باہر نکل آئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اس طرح کرنا شروع کر دیا۔ مکان کی چھت اتار رہے تھے۔ کہ کوئی شخص دریا پار کے علاقہ سے آیا۔ اس نے پوچھا کہ بات کیا ہے۔ لوگوں نے سارا واقعہ سنایا۔ اس نے لال بجھکڑ سے کہا۔

یہ کونسی مشکل بات تھی

جس کے لئے تم چھت اتار رہے ہو۔ لڑکی کے ہاتھوں کے نیچے تھالی رکھ کر مٹھائی اس میں گرا لو۔ اور اس کے بازو نکال لو۔ لال بجھکڑ نے کہا اگر اس طرح کیا جاتے تو استادی کیا ہوئی۔ یہی حالت آجکل کے لوگوں کی ہے۔ وہ سوچتے ہیں کہ ہم کوئی نیا حل نکالیں۔ جس سے ہماری استادی ظاہر ہو۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ

پہلے زمانہ کے لوگ

اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ اور اب لوگ ریلوں اور ہوائی جہازوں میں سفر کرتے ہیں۔ یا پہلے زمانہ کے لوگ غصہ کے وقت تھپڑ اور گھونسے سے کام لیتے تھے۔ اور آجکل کے لوگ بم اور ایٹم بم سے کام لیتے ہیں لیکن انسانی دماغ ایک ہی قسم کا ہے اور فساد کی وجوہ بھی وہی ہیں جو پہلے تھیں پس ہمیں کسی نئے علاج کے سوچنے کی ضرورت نہیں ہم آج اسی چیز کو استعمال کریں گے جو آج سے ہزاروں سال قبل استعمال کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک عام بات فسادات کے متعلق بیان فرمائی ہے کہ

فسادات کیوں ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ لو کان فیھما اٰلھۃ الا اللہ لفسدتا فسبحٰن اللہ رب العرش عما یصفون۔ اگر زمین و آسمان میں ایک خدا سے زائد خدا ہوتے تو ان میں فساد اور لڑائی جھگڑے ہوتے۔ اور وہ لڑائی جھگڑے کی وجہ سے بے اطمینان رہتے اور یہ نظام عالم نہ چل سکتا۔ پس اللہ تعالیٰ جو رب العرش ہے شرک سے پاک ہے تم نظام عالم پر غور کر کے دیکھو کہ سارے کا سارا نظام یکساں طور پر چل رہا ہے سورج اپنے اصل کے ماتحت کام کر رہا ہے۔ زمین اپنے طریق پر حرکت کر رہی ہے اور اس کی حرکت ایک خاص نظام کے ماتحت نظر آتی ہے غرض اس دنیا کی تمام چیزوں میں ایک ایسا نظام نظر آتا ہے جو ایک دوسرے کو متحد کئے ہوئے ہے اور کسی چیز میں ٹکراؤ نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ساری دنیا میں تمہیں ایک ہی نظام نظر آتا ہے تو تم کس طرح کہتے ہو کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا معبود بھی ہے۔ کیونکہ اگر دو ہوتے تو ان میں ضرور فساد ہوتا۔ اور

کائنات عالم کا نظام

اس طرح نہ چل سکتا۔ اب ہمیں فساد کی وجہ معلوم ہو گئی کہ جب کسی نظام میں خلل پڑ جاتا ہے تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ اور جب ایک ہوکر کے ساتھ متحد رہیں تو فسادات پیدا نہیں ہوتے۔ پس اس قانون کے ماتحت ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ جب کسی انسان کے دماغ پر دو حاکم ہوں تو وہ آرام میں نہیں رہ سکتا بلکہ یہ ضروری بات ہے کہ اس کے دماغ میں پراگندگی اور فساد پیدا ہو۔ مثلاً خدا بھی حاکم ہو اور اس کا نفس بھی حاکم ہو تو فساد پیدا ہوگا۔ یا خدا بھی حاکم ہو اور اس کی قوم بھی اس پر حاکم ہو تو فساد پیدا ہوگا یا اس پر خدا بھی حاکم ہو اور اس کی

قوم کے رسم و رواج

بھی حاکم ہوں تو فساد پیدا ہوگا۔ یا خدا تعالیٰ بھی حاکم ہو اور اس کی حکومت بھی اس پر حاکم ہو تو فساد پیدا ہوگا۔ غرض کئی قسم کی حکومتیں پائی جاتی ہیں۔ جو شخص ان مختلف حکومتوں کے ماتحت ہوگا اسے کبھی بھی اطمینان قلب نصیب نہ ہوگا۔ ایک شخص مذہب کو تسلیم کرتا ہے اور ادھر اس کے تعلقات مغربی

دنیا کے ساتھ ہیں۔ جو ایسے کاموں کی طرف اسے لے جاتے ہیں جو خلاف اسلام ہیں۔ اور اس وجہ سے نماز روزہ کے متعلق یہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ یہ پرانے زمانہ کی باتیں ہیں۔ ادھر قرآن کریم اسے کہتا ہے کہ نماز پڑھو اور روزے رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ لیکن جب وہ دوسرے لوگوں کی مجلس میں جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو پرانے زمانہ کی باتیں ہیں۔ ایسا انسان آخر دہریہ ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے دل پر پورے طور پر یا تو

خدا تعالیٰ کی حکومت

قائم ہو سکتی ہے یا شیطان کی حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ دو کشتیوں میں پاؤں رکھ کر کوئی شخص بچ نہیں سکتا۔ جب ایک طرف خدا تعالیٰ معبود ہو اور دوسری طرف دوست معبود بنے ہوئے ہوں یا ایک طرف اللہ تعالیٰ معبود ہو اور دوسری طرف قوم اور اس کے رسم و رواج اور اس کا فلسفہ معبود بنا ہوا ہو تو ایسا شخص اطمینان سے نہیں رہ سکتا کیونکہ قرآن کریم نے یہ اصل قائم کیا ہے۔ کہ جب دو حاکم ہوں گے فساد ضرور پیدا ہوگا۔ چنانچہ قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ دنیا کی ترقی اور تباہی زمین و آسمان کے اتحاد پر موقوف ہے۔ جب بھی فساد ہوتا ہے زمین و آسمان کی بگاڑ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اولم یر الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقا ففتقنٰھما کہ کیا کفار نہیں دیکھتے کہ زمین و آسمان بند تھے یعنی نہ زمین اپنے روحانی پھل اور سبزیاں اگاتی تھی اور نہ ہی آسمان وقت پر بارش برساتا تھا زمین و آسمان بند ہو گئے تھے ففتقنٰھما پھر ہم نے ان میں کشائش کے سامان پیدا کئے اور ان کو اپنے انبیاء کے ذریعے پھاڑ دیا پس دنیا میں

ترقی اور کشائش

کے سامان تبھی پیدا ہوتے ہیں۔ جب زمین و آسمان متحد ہو جائیں اور دنیا کی تباہی اور بربادی کے سامان بھی تبھی ہوتے ہیں جب زمین و آسمان جمع ہو جائیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ آسمان سے بارش برسی اور زمین سے چشمے پھوٹ پڑے اور

اس طرح وہ قوم تباہ ہو گئی۔ اگر آسمان سے بارش برستی لیکن زمین سے چشمے نہ پھوٹتے تو وہ قوم تباہ نہ ہوتی یا اگر زمین سے چشمے پھوٹے تھے تو آسمان سے بارش نہ ہوتی تو وہ قوم بچ جاتی۔ مگر چونکہ

زمین و آسمان متحد ہو گئے

اس لئے وہ قوم تباہ ہو گئی۔ اسی طرح باقی انبیاء کے متعلق ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے دشمنوں کی تباہی کی وجہ یہی ہوئی کہ زمین و آسمان ان کے خلاف ہو گئے اور وہ تباہ ہو گئے۔ پس حقیقت میں امن کامل ہو ہی نہیں سکتا جب تک کہ زمین و آسمان میں ایک حکومت نہ ہو۔ کامل امن اور کامل آزادی اسی وقت نصیب ہوگی۔ جب زمین پر بھی خدا تعالیٰ کی بادشاہت اسی طرح قائم ہو جائے۔ جس طرح آسمان پر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہ دعا سکھائی کہ اے خدا جس طرح تیری بادشاہت آسمان پر ہے اسی طرح زمین پر بھی ہے۔ اس دعا میں حضرت مسیح علیہ السلام نے یہی ففتقنٰھما کا مضمون ادا کیا ہے غرض

امن کا ذریعہ یہی ہے

کہ یا تو دو آدمی جن میں جھگڑا ہے مل بیٹھیں اور یا پھر ایک شخص دوسرے کو مار دے۔ اسی طرح یا تو دنیا میں کلی طور پر خدا تعالیٰ کی بادشاہت قائم ہو جائے تو امن ہو جائے گا اور یا پھر کلی طور پر شیطان کی حکومت قائم ہو جائے تو پھر بھی امن قائم ہو جائے گا۔

تو پھر بھی امن ہو جائیگا

جب سے یورپین لوگوں نے ہندوستان اور افریقہ وغیرہ پر قبضہ کیا ہے ان کی یہ کوشش رہی ہے کہ ان ملکوں کے لوگوں کو نکما کر کے ہم پورے طور پر ان ملکوں پر قابض ہو جائیں۔ لیکن آسمان کی حکومت ان کے ساتھ نہیں تھی۔ اسلئے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے اگر وہ ان ممالک کے متعلق آسمان سے فیصلہ کرا دیتے کہ ان ملکوں کے باشندوں کی اولادیں بند ہو جائیں اور ان کی نسلیں منقطع ہو جائیں۔ تو پھر یہ ہو سکتا تھا۔ لیکن

آسمان کی حکومت

ان کے ساتھ نہیں تھی۔ اسلئے بجائے اس کے کہ ہندوستان کی نسل بند ہوتی پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی۔ جس وقت انگریز ہندوستان میں آئے تھے اس وقت ہندوستان کی آبادی بیس کروڑ تھی اور اب چالیس کروڑ ہے گویا پہلے کی نسبت دگنی آبادی ہو گئی ــ کیونکہ آسمانی بادشاہت کا یہ حکم تھا کہ ان کی نسلیں بڑھیں اسی طرح انگریزوں نے ہندوستان پر قبضہ تو کر لیا۔ لیکن ذہنیتوں کو غلام نہ بنا سکے ہاں اگر آسمان کی حکومت ان کے ساتھ ہوتی اور وہ فیصلہ کر دیتی کہ آئندہ جتنے بچے پیدا ہوں ان سب کی ذہنیت غلامانہ بنا دی جائے۔ تو پھر کوئی شخص اس غلامی کو دور نہ کر سکتا۔ بے شک یورپ اور امریکہ نے مختلف ملکوں پر قبضہ کر لیا۔ لیکن

ذہنیتوں کو غلام نہیں بنا سکے

کیونکہ پیدائش اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگر اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کی ذہنیت غلامانہ بنا دیتا تو کوئی بھی بغاوت نہ کرتا۔ مثلاً کتے گھوڑے گدھے اور بیل سب اسی طرح کام کرتے چلے جاتے ہیں جس طرح آسمانی آقا نے انہیں حکم دیا ہے۔ تم نے کبھی نہیں دیکھا کہ کتوں، گھوڑوں اور بیلوں نے کبھی بغاوت کی ہو وہ کوڑے کھاتے ہیں۔ مگر پھر بھی محبت کرتے ہیں۔ کیونکہ آسمان نے انہیں اسی لئے بنایا ہے۔ جس غرض کے لئے زمین تقاضا کرتی تھی۔ زمین چاہتی تھی۔ کہ گھوڑا اپنے مالک کی فرمانبرداری کرے۔ آسمان نے بھی اسے اسی مقصد کے لئے پیدا کیا زمین چاہتی تھی کہ کتا مالک کے گھر کا پہرہ دے۔ آسمان نے بھی اُسے اُسی کام کے لئے پیدا کیا۔ اس لئے اُن میں

بغاوت کا مادہ

ہی نہیں۔ لاکھوں ہزاروں سالوں سے یہ اسی طرح کام کر رہے ہیں اور ان میں کوئی تغیر نہیں ہوا کیونکہ انسان نے چاہا کہ وہ کتے پر حکومت کرے۔ آسمانی بادشاہت نے کہا ہاں بیشک حکومت کرو۔ انسان نے چاہا کہ گھوڑے پر حکومت کرے۔ آسمانی بادشاہت نے کہا۔ ہاں بے شک حکومت کرو۔ ہم نے اسی لئے اس کو پیدا کیا ہے انسان نے چاہا۔ بیل سے کھیتی باڑی کا کام لے آسمانی بادشاہت نے کہا۔ ہاں بے شک اس سے کام لو۔ پس جب آسمانی اور زمینی بادشاہت کا منشاء ایک ہو جاتا ہے تو کوئی فساد پیدا نہیں ہوتا اور کوئی بغاوت نہیں ہوتی۔ لیکن آسمانی بادشاہت نے یہ فیصلہ کیا ہوا ہے۔ کہ انسان میرے سوا کسی دوسرے کا غلام بن کر نہ رہے۔ دنیا کے بادشاہوں نے انسان کو غلام بنانے کیلئے ہر قسم کے حربے استعمال کئے ہیں۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ

آسمانی بادشاہت کا منشا

یہ نہیں۔ زمینی بادشاہوں نے محکوم قوموں کی اولادوں کی عقلوں کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ نئے نئے فلسفے ان کے سامنے رکھے تاکہ آزادی کا خیال ان کے دلوں سے مٹ جائے۔ مگر بالکل اسی طرح جس طرح پانی کی بھری ہوئی مشک کے سوراخ سے پانی اچھل کر نکلتا ہے اور سوراخ زیادہ ہوتا جاتا ہے یہی حال انسان کی آزادی کا ہے۔ جتنا دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اتنی ہی بغاوت پیدا ہوتی ہے۔ پس حقیقی امن نہیں ہو سکتا جب تک آسمان اور زمین کی بادشاہت ایک نہیں ہو جاتی۔ یا خدا تعالیٰ کی بادشاہت زمین پر غالب آ جائے یا شیطان کی حکومت آسمان پر غالب آ جائے لیکن شیطان آسمان پر غالب نہیں آ سکتا۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی حکومت زمین پر غالب ہو سکتی ہے جس طرح آسمان اور زمین کی بادشاہتیں آپس میں اختلاف رکھتی ہوں تو امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح اگر دنیا کی مختلف حکومتیں آپس میں اختلاف رکھتی ہوں تو امن نہیں ہو سکتا کیونکہ

امن اور ترقی کا انحصار

اس بات پر ہے کہ مختلف اشیاء کا تبادلہ ہو سکے اور وہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جا سکیں اور یہ فطرتی تقاضا ہے کہ لوگوں کو ان کی ضروریات آسانی سے ملتی رہیں۔ لیکن چونکہ دنیا میں مختلف حکومتیں ہیں اس لئے ان کے مقاصد الگ الگ ہیں ان کے ترجیحات کے معیار الگ الگ ہیں ان کے منافع الگ الگ قسم کے ہیں۔ اس لئے اس اختلاف کی وجہ سے لڑائی جھگڑا پیدا ہوتا ہے (باقی

شعبہ تربیت انصار اللہ

استغفار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآن شریف میں دو معنے پر آیا ہے اوّل تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خدا تعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے۔ جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے۔ ایسا ہی دل خدا کی محبت کا اسیر ہو جائے۔ تاکہ پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے۔ اور ان دونو صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا ہے۔"

(ریویو ۱۹۰۲ء فتاویٰ) قائد تربیت انصار اللہ

قابل توجہ سیکرٹری صاحبان مال جماعتہائے احمدیہ

یکم مئی ۱۹۶۱ء کو صدر انجمن احمدیہ کا نیا مالی سال شروع ہو رہا ہے اور حصہ آمد کے موصی احباب کی خدمت میں یکم مئی ۱۹۶۰ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۱ء تک ان کی ایک سال کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارمہائے اصل آمد مئی اور جون کے اندر اندر بھیج دئیے جائیں گے۔

اس سلسلہ میں بعض جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال کی خواہش ہے کہ یہ فارم موصی اصحاب کو براہ راست بھیج کر پُر نہ کرائے جائیں بلکہ ان کی معرفت پُر کرائے جائیں تاکہ مرکزی اور مقامی حسابات میں کوئی اختلاف نہ ہو۔ تجویز تو یہ معقول ہے اور چھ سات سال پہلے اسی پر عمل درآمد تھا۔ مگر یہ طریق کار چنداں کامیاب ثابت نہ ہوا۔ اس لئے اس طریق کار کو ترک کر کے یہ دوسرا طریق اختیار کرنا پڑا کہ موصی اصحاب کو براہ راست فارم بھیج کر پُر کرائے جائیں۔ اس میں گو اخراجات ڈاک وغیرہ زیادہ ہیں مگر سابقہ طریق کی نسبت ہم زیادہ کامیاب ہیں۔ لیکن پھر بھی جو سیکرٹریان مال چاہتے ہیں کہ ان کی مقامی جماعت کے موصی اصحاب سے ان کی معرفت یہ فارم پُر کرائے جائیں تا کہ مرکزی اور مقامی حسابات میں یکسانیت رہے وہ مشورہ اور غور کر کے ۳۰ اپریل سے قبل خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ دفتر کو ان کی خواہش کے مطابق ہدایات دیدی جائیں۔

مگر اس سلسلہ میں ان کو ایک مرتبہ اور صرف ایک ہی مرتبہ یہ تکلیف برداشت کرنا پڑے گی کہ اس اعلان کے جواب میں مطلوبہ اطلاع کے ساتھ حصہ آمد کے موصی اصحاب کی فہرست بھی مع ان کی وصیت نمبروں کے تیار کر کے ارسال فرمائیں۔ کیونکہ دفتر میں موصیوں کا ریکارڈ اسم وار ہے جماعت وار نہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

مکرم ڈاکٹر ... احمد صاحب میڈیکل آفیسر سول ہسپتال حافظ آباد کا لڑکا رشید احمد فورتھ ایئر ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہا ہے۔ اور ایک بچی امۃ الحمید بی اے کا امتحان دے رہی ہے۔ احباب ان دونوں کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) مورخہ ۴ اپریل بروز منگل سے ہمارے امتحان شروع ہیں۔ احباب کرام ہماری کلاس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب کرے۔ آمین۔ امۃ السمیع یاسین۔ بنت مکرم محمد یاسین صاحب تاجر کتب جماعت دہم ربوہ

(۳) خاکسار کی ہمشیرہ عرصہ سے دل کی مریضہ ہے۔ اور دن بدن بیماری میں اضافہ ہو رہا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(محمد اشرف ناصر شاہد مربی ...)

شکریہ احباب

و درخواست دعا

(از محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب مرحوم)

میرے شوہر محترم ڈاکٹر حافظ بدر الدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بزرگان سلسلہ اور دیگر بھائیوں اور بہنوں نے میرے ساتھ اور خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ جس طرح دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا ہے اس کا میرے دل پر گہرا اثر ہے۔ متعدد جماعتوں اور مجالس خدام الاحمدیہ نے بھی تعزیتی قراردادیں ارسال کی ہیں۔

میرے لئے ان سب کو فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہیں۔ اس لئے میں اخبار کے ذریعہ سب بھائیوں۔ بہنوں اور جماعتوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ ان کی ہمدردی کے جذبات میرے لئے۔ میرے بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے بہت تسلی اور ڈھارس کا موجب ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

بالآخر میری عاجزانہ درخواست ہے کہ تمام بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحبؓ کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند درجات عطا فرمائے عاجزہ اور عاجزہ کے بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہماری پریشانیاں دور فرمائے۔ اور ہر حال میں ہمارا حافظ و ناصر ہو اور ہمیں حضرت ڈاکٹر صاحب مرحومؓ کی وصیت کے مطابق عمل کرنے اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زیادہ سے زیادہ خدمت دین کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

تنسیخ مختار نامہ خاص

میں نے اپنے کلیمز کے سلسلہ میں چوہدری قمر الدین صاحب ولد چوہدری بدر الدین صاحب مرحوم سابق مینجر اشتہارات الفضل حال ساکن دار الرحمت وسطی ربوہ کو مختار نامہ خاص دیا تھا اب اسے منسوخ کرتا ہوں۔

خاکسار عبد الرحمٰن انور۔ ربوہ ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء

اپنے پتے سے مطلع کریں!

مولوی سید نذیر احمد صاحب ہوم امریکہ کمپنی کھاریاں موصی ۱۰۳۹۸ اپنی وصیت کے سلسلہ میں جہاں کہیں ہوں۔ نظارت بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت فرمائیں۔ نیز آئندہ خط و کتابت جاری رکھنے کے لئے صحیح پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

السّابقون الاوّلون کی تازہ فہرست

جو احباب اپنا وعدہ تحریک جدید اوائل سال میں کلی طور پر ادا فرما دیتے ہیں وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک ارشاد کی روشنی میں السابقون الاولون کہلانے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ان کی یہ قربانی ساری جماعت کی دعاؤں کی متقاضی ہوتی ہے۔ اس ضمن میں متعدد قسطیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ ذیل میں تازہ فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے خاص دعاؤں کی درخواست ہے۔

عبداللطیف صاحب سندھی دارالیمن ربوہ ۱/۴
محمود احمد صاحب بہاری 〃 〃 ۱/۸
محمود احمد صاحب سندھی 〃 〃 ۲/-
شریف احمد صاحب سندھی 〃 〃 ۲/-
بشیر احمد صاحب سندھی 〃 〃 ۵/۸
محمد اسمٰعیل صاحب مالی ۵/۸
ثریا بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب [illegible] 〃 ۲/-
پروین صاحب دہلوی 〃 ۶/-
بشیر احمد صاحب ذکا نادار 〃 ۵/۸
فقیر محمد صاحب 〃 ۶/-
صاحبہ بی بی بیوہ عبداللہ خان افغان 〃 ۵/۲
مالی محمد صدیق صاحب 〃 ۶/-
رشید احمد صاحب انور 〃 ۳/-
سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد عبداللہ شاہ صاحب 〃 ۲/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سعید احمد صاحب دارالیمن ربوہ ۵/۲
کریم بی بی صاحبہ والدہ محمد سعید صاحب 〃 ۱/-
محمد علی صاحب ابن خدا بخش صاحب 〃 ۲/-
فیض احمد صاحب 〃 〃 ۲/۲
بی بی رانی صاحبہ 〃 〃 ۵/۲
ریشم بی بی صاحبہ 〃 〃 ۲/-
مستری عبدالرؤف صاحب 〃 ۱/-
سید داؤد مظفر شاہ صاحب محمود آباد فارم ۱۸۱/-
سیدہ امۃ الحکیم بیگم صاحبہ 〃 〃 ۱۲۱/-
مرزا مغفور احمد صاحب ابن صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ربوہ ۱۲/-
مرزا مسرور احمد ابن 〃 〃 ۱۱/-

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی چندہ وقف جدید

(سال چہارم)

مندرجہ ذیل احباب نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو دنیوی اور دینی انعامات سے مالامال کرے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

جمعدار مختار محمود صاحب ٹھکر کراچی ۱۰-۰
اہلیہ صاحبہ 〃 〃 ۸-۰
بچگان 〃 〃 ۶-۰
رفیع الزمان صاحب کراچی ۳۷-۶
محمد اختر نواز صاحب 〃 ۶-۰
عبدالغنی صاحب 〃 ۶-۰
ملک فضل احمد صاحب 〃 ۹-۱۱
سید عزیز احمد صاحب 〃 ۶-۰
چوہدری نذیر احمد صاحب 〃 ۱۸-۰
مرزا محمد صدیق صاحب 〃 ۵-۰
چوہدری عبدالعزیز صاحب جیکب لائنز 〃 ۱۰-۰
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۳۰-۰
ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ 〃 ۹-۰
ڈپٹی محمد حسین صاحب حلقہ شرقی کراچی ۱۲-۹۴
چوہدری غلام احمد صاحب 〃 ۶-۵۰
عبدالسلام اختر صاحب 〃 ۶-۵۰
محمد علی صاحب 〃 ۸-۰
محمد یعقوب صاحب 〃 ۶-۰
شیخ خلیل الرحمٰن صاحب سعید منزل کراچی ۱۲-
شیخ رفیع الدین صاحب 〃 ۶-۲۵
شیخ حفیظ الرحمٰن صاحب 〃 ۶-۰
مبارک احمد صاحب سعید منزل کراچی ۵-۰
محمد لطیف صاحب چغتائی لارنس روڈ 〃 ۱۰-۰
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب رانجھا 〃 ۳۵-۰
مرزا عبدالرحمٰن صاحب 〃 ۲۵-۰
مولوی عبدالمجید صاحب 〃 ۸۰-۰
عبدالوحید صاحب 〃 ۶-۰
عبدالرحیم مدہوش مارٹن روڈ کراچی ۱۲-۰
محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ 〃 ۱۲-۰
بچگان 〃 〃 ۱۲-۰
سید ظفر احمد صاحب بخاری 〃 ۶-۰
محبوب احمد خانصاحب 〃 ۱۴-۰
نورالحسن صاحب قریشی 〃 ۲۴-۰
عبدالرشید صاحب شیدا 〃 ۶-۰
میر غلام محمد صاحب 〃 ۶-۵۰
شیخ خادم حسین صاحب 〃 ۸-۰
قریشی عبدالغنی صاحب ناظم آباد 〃 ۵-۰
ملک منیر احمد صاحب 〃 〃 ۹۶-۰
رشید علی خانصاحب 〃 〃 ۶-۵۰
سلطان جہانگیر صاحب 〃 〃 ۶۲-۰

مستورات ـــــ اور ـــــ خدمت دین

اشاعت اسلام کیلئے زیورات کی قابل رشک قربانی

(۲)

ہمارے محسن اعظم سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس زمانہ میں ایک مرتبہ مستورات نے اپنے کان کی بالیاں۔ گلے کے ہار اور انگلیوں کے چھلے تک دین کی حفاظت کے لئے پیش کر دئے۔ ایک عورت نے اپنے ایک بازو کا طلائی کڑا اتار کر چندہ میں دے دیا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بی بی تیرا دوسرا ہاتھ بھی درخواست کرتا ہے کہ اسے دوزخ سے بچایا جائے۔ چنانچہ اس مخلصہ نے اپنا دوسرا کڑا بھی پیش کر دیا۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے ایسی ہی قربانی کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ لندن اور ہالینڈ کی مساجد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ہماری احمدی بہنوں ہی کی مالی قربانی سے تعمیر کروائی گئی ہیں۔

متعدد قابل رشک مثالیں الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ چنانچہ حال میں چند نمونے پھر مشاہدہ میں آئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:۔

(۴) محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ زوجہ قادر بخش خانصاحب ربوہ۔ کڑے نقرئی ایک زوج معہ ریہ ۱۵۔
(۵) محترمہ بیگم صاحبہ میاں حیات محمد صاحب افسر مال راولپنڈی۔ انگوٹھی طلائی ۲-۹۶ ء
(۶) محترمہ سردار بی بی صاحبہ دوالمیال ضلع جہلم۔ مختلف زیورات ۵۰-۱۵۰ ء

ان بہنوں کی دینی اور دنیوی ترقیات کے لئے قادیٔر حضرات سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

نظارت تعلیم کے اعلانات

(۱) داخلہ انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن وریسرچ ایم ایڈ کلاسز کا آغاز ستمبر ۱۹۶۱ء۔ ادارہ واقعہ ۴ لارنس روڈ لاہور۔ اچھے تعلیمی ریکارڈ والوں کے لئے وظائف۔

شرائط:۔ (۱) لڑکے لڑکیاں بی اے یا بی ایس سی اور بی ٹی یا بی ایڈ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن کو ترجیح۔ (۲) سہ سالہ تجربہ ٹیچنگ مگر بصورت ایم اے یا ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن یا سیکنڈ ڈویژن ایک سالہ تجربہ ٹیچنگ۔

پراسپکٹس و فارم درخواست ڈائرکٹر آف انسٹی ٹیوٹ سے طلب ہوں۔ آخری تاریخ برائے درخواست داخلہ ۱۵/۵/۶۱۔ (پ۔ ٹ ۴/۷/۶۱)

(۲) ٹائپسٹ کلرک ریلوے ۲ اسامیاں ۴۔ گریڈ اول۔ سکیل ۶۰۔ ۴۔ ۱۰۰۔ ۵۔ ۱۲۰۔ گرانی الاؤنس علاوہ۔

انٹرویو و تحریری امتحان جنرل نالج۔ انگلش کمپوزیشن و حساب میٹرک سٹینڈرڈ

شرائط:۔ لڑکے لڑکیاں۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ سپیڈ ۳۰ یا گریجوایٹ۔ عمر ۵/۱/۶۱ کو ۱۸ تا ۲۵۔ درخواستیں بشمول مصدقہ نقول اسنادات مجوزہ فارم قیمتی یک دو پیسہ میں ۴/۶۱-۲۰ تک بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی۔ ڈبلیو۔ آر لاہور (پ۔ ٹ ۴/۷/۶۱)

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

میرے والد محترم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ کی وفات پر کثرت سے بزرگوں اور عزیزوں نے ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ خاکسار اپنی طرف سے اور اپنے تمام بہن بھائیوں کی طرف سے دلی شکریہ ادا کرتا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مولا کریم ان سب کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ بعض احباب نے مجھے تحریک کی ہے کہ حضرت والد صاحب محترم کے سوانح حیات شائع کراؤں۔ میں انشاء اللہ العزیز ان کے ارشاد کی تعمیل کرونگا وباللہ التوفیق۔

نیز درخواست ہے کہ حضرت والد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات اور ہم سب کو ان کا حقیقی جانشین بننے کے لئے دعا فرمائی جائے۔

(خاکسار فیض احمد انسپکٹر بیت المال ربوہ)

بدقسمت جہاز دارا کے بیالیس پاکستانی مسافر کراچی پہنچ گئے

زخمیوں کی دلدوز چیخوں سے فضائی اڈہ پر کہرام مچ گیا

کراچی ۱۳ اپریل۔ خلیج فارس میں حادثہ کا شکار ہونے والے برطانوی جہاز دارا کے بچے ہوئے ۴۲ پاکستانی مسافر کل جب کراچی پہنچے تو ان کی دلدوز چیخوں سے فضائی اڈہ پر ایک کہرام مچ گیا۔ ان مسافروں میں اکیس عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ان میں سے بیشتر زخمی تھے۔ انہوں نے جہاز کے کپتان اور دوسرے عملہ پر فرض ناشناسی اور شقاوت قلبی کے سنگین الزامات عاید کئے۔

دارا کے زخمی مسافر جب کراچی کے ہوائی اڈے پر اترے اور منتظر عزیزوں اور رشتہ داروں کے ہمدرد بازوؤں نے انہیں محبت سے اپنے سینوں سے لگایا تو یہ مسافر اس المناک حادثہ کی یاد اور اپنے زخموں کی ٹیسوں کو ضبط نہ کرسکے۔ وہ اپنے عزیزوں اور دوستوں کے کندھوں پر سر رکھے زاروقطار رو رہے تھے۔ کئی عورتیں اور بچے دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔ کراچی کے ہوائی اڈے نے ملاپ اور جدائی کے مناظر دیکھے ہیں۔ لیکن ملاپ کا ایسا الم ناک منظر اس ہوائی اڈے نے کبھی نہیں دیکھا تھا کہ دونوں کو دیکھ کر دیکھنے والوں کی آنکھیں بھی نمناک ہو گئیں۔ ان مسافروں کو ڈوبائی کی بندرگاہ میں اتارا گیا تھا اور اردن کا ایک چارٹرڈ طیارہ انہیں کراچی پہنچا تھا۔

ان مسافروں میں سے دو عورتیں اتنی بری طرح جھلسی ہوئی تھیں کہ انہیں سٹریچروں پر ہوائی جہاز سے اتارا گیا۔ عورتوں میں سے اکثر معمر تھیں۔ ان کے ہاتھوں پر بھاری پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ تقریباً تمام مسافر جن سے اخباری نمائندوں نے حادثہ کی تفصیلات پوچھیں۔ حادثہ کی سنگینی اور شدت سے اب تک متاثر تھے۔ انہوں نے آنسوؤں اور ہچکیوں کے درمیان بتایا کہ "دارا" پر مقررہ تعداد سے زیادہ مسافر لادے گئے تھے۔ کل مسافروں کی تعداد بارہ سو تھی اس سمندری جہاز میں سامان بھی مقررہ حد سے زیادہ لادا گیا تھا۔ عرشہ جہاز پر ایک انچ جگہ نہ تھی۔ اور لوگ جہاز کے عرشہ پر آزادی سے چل پھر بھی نہ سکتے تھے۔

کراچی پہنچنے والے مسافروں میں سے ایک شخص بشیر احمد نے جو درزی کا کام کرتا ہے بتایا ہے کہ میرا خیال ہے کہ ایک بچہ کے سوا فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے تمام مسافر یا تو آگ میں جل کر ہلاک ہو گئے یا ڈوب گئے۔ اس نے بتایا کہ دھماکہ سے بیدار ہونے کے بعد ایک شخص رشید احمد دوڑا ہوا کپتان کے کیبن کی طرف گیا لیکن وہاں پہنچ کر اسے معلوم ہوا کہ کپتان ابھی تک سو رہا ہے۔ حالانکہ دھماکہ اتنا خوفناک تھا کہ اس آواز سے تمام مسافر بیدار ہو چکے تھے۔ رشید احمد نے کپتان کو جگانے کی انتہائی کوشش کی۔ لیکن وہ سوتا ہی رہا۔ بشیر احمد نے بتایا کہ "دارا" کی جاپانی جہاز سے ٹکر بارہ گھنٹے قبل ہوئی تھی۔ لیکن بظاہر چند خراشوں کے سوا جہاز کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ لیکن رات کے وقت گرم پانی جہاز کے عرشہ میں گرنے لگا۔ مسافروں نے کپتان کی توجہ اس طرف دلائی۔ تو اس نے کہا کہ میں کل صبح اس کو درست کرانے کا انتظام کروں گا۔

بشیر نے بتایا کہ اس نے ایک اور امدادی جہاز کی کشتیوں میں دو مسافروں کو اتارا۔ اس نے بتایا کہ جہاز میں آگ اتنی تیزی سے پھیلی کہ سارا جہاز اس کی لپیٹ میں آ گیا اور کئی مرد عورتیں اور بچے میری آنکھوں کے سامنے آگ میں جل کر ہلاک ہو گئے اور کئی سمندر میں ڈوب گئے۔ اس نے بتایا کہ شدید آگ کے باعث مسافر اپنا سامان نہ بچا سکے۔ خود اس کا کوئی پچیس ہزار روپے کا سامان جل کر تباہ ہو گیا۔ بشیر نے کہا کہ میرے خیال میں سمندری جہاز "دارا" کے عملہ کا کوئی آدمی اس حادثہ میں ہلاک نہیں ہوا۔ کیونکہ عملہ کے آدمی سب سے پہلے جہاز کو چھوڑ کر کشتیوں میں سوار ہو گئے تھے۔ اس نے حکومت ڈوبائی اور ڈوبائی کے غریب پاکستانی اور بھارتی باشندوں کے سلوک کی تعریف کی جنہوں نے جہاز کے مسافروں کو کھانا، کپڑے اور سو سو روپے فی کس مالی امداد کے طور پر بھی دیئے۔

مسافروں کا کہنا ہے کہ جہاز کی مشینوں کے بارے میں شکایت عام تھی انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ جہاز کے کپتان سی۔ ایلس نے مناسب حفاظتی انتظامات اختیار نہیں کئے تھے اور جب حادثہ ہوا تو وہ اپنے کیبن میں سو رہے تھے تقریباً تمام مسافروں نے یہ الزام عائد کیا کہ جب "دارا" ڈوبنے لگا تو عملہ کے آدمی مسافروں کو ڈوبتے ہوئے جہاز میں چھوڑ کر کشتیوں میں سوار ہو گئے۔

ان مسافروں نے بتایا کہ آٹھ اپریل کو رات کے تین بجے ایک زبردست دھماکہ ہوا اور تمام مسافر آنکھیں ملتے ہوئے اٹھے تو انہوں نے دیکھا کہ فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے کیبن دھڑا دھڑ جل رہے تھے۔ مسافروں کو "لائف بوٹ" ڈوبنے سے بچانے والی کشتیاں استعمال کرنے کے متعلق واضح ہدایات نہیں دی گئی تھیں اور کئی مسافروں نے "لائف بوٹ" سمندر میں اتارنے کی کوشش کی تو انہیں محسوس ہوا کہ یہ لائف بوٹ اپنی جگہ پر بری طرح جم چکی ہیں اور وہ استعمال کے قابل نہیں ہیں۔

مسافروں نے بتایا کہ ایک اور مصیبت یہ پیدا ہوئی کہ دھماکہ کے ساتھ ہی جہاز کی بجلی فیل ہو گئی اور گھبراہٹ اور تاریکی کے عالم میں مسافروں کو یہ سمجھ نہ آتا تھا کہ وہ کیا کریں اس تاریکی میں کوئی شخص مسافروں کو سمندر میں کود جانے کے لئے کہہ رہا تھا۔ کئی لوگوں نے اس آواز پر سمندر میں چھلانگیں لگا دیں۔ لیکن ان میں سے متعدد ایسے تھے جو سمندر میں گرتے ہی شارک مچھلیوں کا نوالہ بن گئے جو منہ پھیلائے سمندری جہاز کے گرد چکر لگا رہی تھیں۔ یہ حادثہ خلیج فارس کے ایسے علاقہ میں ہوا جہاں شارک مچھلیاں بڑی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔

کویت کے محکمہ ڈاک و تار کا ایک ہیڈ مکینک غلام حسین جو اپنی بیوی اور چار بچوں سمیت ڈھائی برس کے بعد واپس وطن آ رہا تھا وہ بھی پہلی پارٹی میں کراچی پہنچا ہے اس نے بتایا کہ ۷ اپریل کو ڈوبائی میں "دارا" میں سیمنٹ کی بہت زیادہ بوریاں لاد دی گئی تھیں جن کے بوجھ سے جہاز کے لنگر کی زنجیر ڈھیلی پڑ گئی۔ اور یہ زنجیر چار پانچ مرتبہ "دارا" سے ٹکرائی۔ جس سے جہاز کے اگلے حصہ کو نقصان پہنچا۔ لیکن جہاز کے کپتان نے روانگی سے پہلے مرمت نہیں کرائی۔ غلام حسین نے بتایا کہ ۸ اپریل کو میں سویا ہوا تھا کہ صبح چار بجے کے قریب میں نے ایک زبردست دھماکہ سنا جس سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ تقریباً آدھا سمندری جہاز آگ کی لپیٹ میں تھا۔ اس کے بعد میں اس کیبن کی طرف بھاگا۔ جہاں میری بیوی اور بچے تھے۔ م

م ان کو نکالنے کے بعد کوئی ساڑھے چار بجے انجن روم میں پہنچا تو وہاں کوئی انجینئر موجود نہ تھا۔

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنا نام راجہ محمد اسلم ولد محمد بیدار شاہ نوروز خان ظاہر کرتا ہے رنگ گندمی۔ چھوٹی چھوٹی داڑھی سابقہ ساکن نور نگ حال چک ۲۰ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات کا ہے۔

یہ شخص جماعتوں میں پھر کر مختلف حیلوں بہانوں سے روپیہ بٹورتا ہے۔ احباب محتاط رہیں۔

دین محمد سیکرٹری مال
سکنہ نصیرہ۔ ضلع گجرات

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۲ فروری کے صفحہ آٹھ پر ولادت کا جو اعلان شائع ہوا ہے اس کے نیچے نام درج ہونے سے رہ گیا ہے۔ یہ اعلان محمد اسلم صاحب شاد دارالرحمت وسطی ربوہ کی طرف سے سمجھا جائے۔

درخواست دعا

خاکسار کے پاؤں پر چنبل کا پرانا مرض ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(محمد نواز گورائیہ فیروزوالہ ضلع گوجرانوالہ)

انگلستان اور یورپ کے مبلغینِ اسلام کی تقاریر

(بقیہ صفحہ اوّل)

خاطر ہر طرح سے سعی کی ہے پس ہم اپنے دونوں مجاہد بھائیوں کو ان کی کامیاب و کامران مراجعت پر اپنے پورے دل اور پورے اخلاص سے اھلاً وسھلاً و مرحبا کہتے ہیں۔ اِس آخری زمانے میں جبکہ دنیا ظھر الفساد فی البر والبحر کا نقشہ پیش کر رہی تھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی جماعت کا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی قیادت میں اسلام کی سربلندی کی خاطر دیوانہ اور جہاد اکبر کے لئے میدان عمل میں کود پڑنا اور پھر ظفرمندی کے ساتھ اپنے فرائض کو بجا لانا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی صداقت کی زبردست دلیل ہے اور اس بات کی بیّن شہادت ہے کہ حضور علیہ السلام ہی یحی الدین ویقیم الشریعۃ کے مصداق ہیں۔

یورپ میں تبلیغِ اسلام کی مساعی

ایڈریس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے پہلے مکرم عبدالحکیم صاحب اکمل نے ہالینڈ میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے مسجد کی تعمیر وہاں کے پریس اور عوام کے ردّعمل اور اس کے نتیجے میں تبلیغِ اسلام کی نئی راہیں کھلنے کا عمدہ پیرائے میں ذکر کیا نیز پندرہ روزہ تبلیغی جلسوں اور ہفت روزہ علمی مجالس کے انعقاد دوسری سوسائٹیوں اور اداروں میں اسلام پر تقاریر، قرآن مجید کے ڈچ ترجمے نیز وسیع پیمانے پر دیگر اسلامی لٹریچر کی اشاعت، مسجد اور مشن ہاؤس میں غیرملکی زائرین اور عمائدین حکومت کی آمد اور ان سب تبلیغی مساعی کے خوشکن اثرات پر روشنی ڈالی۔

آپ نے بتایا کہ اب وہاں اسلام میں لوگوں کی دلچسپی اس قدر بڑھ گئی ہے اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور اس کی تعلیمات کا مطالعہ کرنے کا شوق اتنا بڑھ گیا ہے کہ لوگ ہمارے تبلیغی اجلاسوں میں اس کثرت سے آنے لگے ہیں کہ ہمیں اپنے مشن ہاؤس کو وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اکثر اوقات سامعین کی کثرت کے باعث نہ صرف یہ کہ میٹنگ ہال بھر جاتا ہے بلکہ لوگوں کو مشن کے دوسرے کمروں اور مسجد میں بھی بٹھانا پڑتا ہے۔ الغرض ہمارے مشن کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں وہاں اسلام کے حق میں ایک نہایت خوشکن فضا پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پہلے سے بھی بڑھ کر محنت اور جانفشانی سے اشاعتِ اسلام کے فریضے کو ادا کریں اور اپنی تبلیغی مساعی کو بڑھاتے چلے جائیں تا آنکہ ہالینڈ کی پوری آبادی حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آجائے۔

میدانِ تبلیغ کے بعض ایمان افروز واقعات

آپ کے بعد مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے انگلستان میں تبلیغِ اسلام کے حالات بیان کرنے کے علاوہ اس ضمن میں اللہ تعالے کی تائید و نصرت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کئے اور بتایا کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے مختلف مواقع پر مشن کی اور آپ کی تائید و نصرت فرما کر وہاں بڑی بڑی نامی سوسائٹیوں اور اداروں اور نامور اہلِ علم اور سربرآوردہ حضرات پر اسلام کی حقانیت اور اس کی فضیلت کو ظاہر فرمایا اور اس طرح وہاں بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی معین من اراد اعانتک بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا اور حضور علیہ السلام کی صداقت کو روزِ روشن کی طرح واضح کرنے کا موجب بنا۔ آپ نے بعض ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اسلام اور احمدیت کے حق میں خدائی تائید اور اس کی غیرمعمولی نصرت کو دیکھ کر بعض انگریز پکار اٹھے کہ یہ معجزہ سے کم نہیں ہے اسی طرح قبولیت دعا کے سلسلہ میں مقابلے کا چیلنج قبول کرنے سے ایک پادری کے عاجز آنے اور پھر اسلام کے کامیاب دفاع پر خود مسلمانوں کی طرف سے مشن کی خدمات کے اعتراف سے متعلق واقعات سامعین کے لئے بہت ازدیادِ ایمان کا موجب ہوئے احباب نے یہ سب واقعات بہت دلچسپی اور گہری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنے آپ نے ایسے متعدد واقعات بیان کرنے کے بعد اس امر کی طرف اشارہ کیا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ادنیٰ ترین خدام کو آڑے وقت میں حضور علیہ السلام کے طفیل خدائی نصرت کا میسر آنا اور قدم قدم پر پیہم نصرتوں کا ظاہر ہونا اس امر پر دال ہے کہ خواہ مغرب اپنی مادہ پرستی اور عیش پسندی کے باعث روحانی لحاظ سے کس قدر ہی تاریکی میں کیوں نہ گھرا ہوا ہو وہ خدا جس نے اپنے مسیح پاک علیہ السلام سے دنیا میں اسلام کے دائمی غلبہ کا وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کر دکھلائے گا۔ اور وہاں اسلام کا نورانی شان اور خوبی کے ساتھ چمکے گا کہ سب کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اس وقت وہاں کے باشندے اسلام کی طرف دیوانہ وار کھچے چلے آئیں گے۔ آخر میں آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہر آن درود بھیجنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد و سوز کے ساتھ دعائیں کرنیکی پُرزور تحریک کی کہ جن کے طفیل آج دنیا میں یہ انقلاب رونما ہو رہا ہے۔

آپ کے بعد صاحب صدر محترم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال نے تحریک جدید کی اہمیت پر جس کے تحت دنیا کے کونے کونے میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے ایک نہایت موثر تقریر کی اور احباب کو تحریکِ جدید کے چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

نہیں رہی جو پوری نہ ہوئی ہو۔ اب میرے دل میں کوئی قابل تکمیل تمنا باقی نہیں۔ اس سے واضح ہے کہ انسان خواہ سائنس اور فلسفہ میں کتنی بھی ترقی کر جائے اسکو کبھی اطمینان حاصل نہیں ہوتا خواہ انسان چاند نہیں زہرہ و مشتری سیارے نہیں بلکہ تمام نظام شمسی بھی نہیں ایسے ہزاروں نظاموں میں گھوم آئے خواہ وہ یہ بھی معلوم کرلے کہ خلیہ میں کیا طاقت کام کرتی ہے۔ وہ ہرگز اطمینان قلب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ کبھی اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر دعوےٰ نہیں کر سکتا کہ اب میں مطمئن ہوں۔ اب مجھے کوئی خوف نہیں کوئی فکر نہیں۔

پھر سوال ہے کہ کیا انسان کو اس زندگی میں اطمینان قلب حاصل ہو سکتا ہے۔ ہمارا جواب ہے کہ ہاں ضرور ہو سکتا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یا ایتھا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک راضیۃً
مرضیۃً فادخلی فی
عبادی وادخلی جنتی

(سورۃ فجر)

یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف خوش بہ خوش اور پسندیدہ ہو کر لوٹ آ۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور داخل ہو جا میری جنت میں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فمن تبع ھدای فلا
خوفٌ علیھم ولاھم
یحزنون۔

یعنی جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی انہیں کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ صفت ان لوگوں کی ہے جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتے ہیں اور اس کے احکام بجا لاتے ہیں الغرض اس دنیا میں قلب مطمئنہ ضرور حاصل ہو سکتا ہے لیکن یہ دولت محض دنیاوی اور مادی ترقیوں سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے اور اس کی ہدایات پر چلنے سے حاصل ہوتی ہے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴